بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ذوالحجہ ۴۴۹

جلد ۳۸ | بدھ ۸ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ ۱۱ شہادت ۱۳۶۳ ہش ۱۱ اپریل ۱۹۸۴ء | نمبر ۸۲

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ - شہادت حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"شلی اور جسم میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے کمزوری بہت ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت المصلح الموعود

جو بات خدا تعالیٰ نے مجھے سمجھا دی ہے وہ ضرور ہو کر رہیگی

کشتیٔ احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں سے گذارتے ہوئے سلامتی کیساتھ ساحل پر پہنچا دیگا

تحریک جدید کے کامیاب مستقبل کے بارے میں حضرت المصلح الموعود کی پیشگوئی

سیدنا حضرت المصلح الموعود نے تحریک جدید کے قیام کے ساتھ ہی اس کی زبردست اور معجزانہ کامیابیوں کی خوشخبری سنادی۔ حضور نے فرمایا:-

"اگر تم سب کے سب بھی مجھے چھوڑ دو۔ تب بھی خدا غیب سے سامان پیدا کر دیگا، لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ جو بات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے کہی اور جس کا نقشہ اس نے مجھے سمجھا دیا ہے وہ نہ ہو۔ وہ ضرور ہو کر رہے گی۔ خواہ دوست دشمن سب مجھے چھوڑ جائیں۔ خدا خود آسمان سے اُترے گا اور اس مکان کی تعمیر کر کے چھوڑے گا۔" (الفضل، نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۸ کالم ۲)

"باوجودیکہ ہم نہ تشدد کریں گے اور نہ سول نافرمانی، باوجودیکہ ہم گورنمنٹ کے قانون کا احترام کرینگے باوجود اس کے کہ ہم ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کریں گے جو احمدیت نے ہم پر عائد کی ہیں اور باوجود اس کے کہ ہم ان تمام فرائض کو پورا کریں گے جو خدا اور اس کے رسول نے ہمارے لیے مقرر کئے۔ پھر بھی ہماری سکیم کامیاب ہو کے رہے گی۔ کشتیٔ احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پُرخطر چٹانوں میں سے گذارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی رحمانی صفات سے وہ موید ہوتے ہیں اور گو وہ دنیا سے اُٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر ان کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رُکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے۔" (الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۴ کالم ۳)

"میں یقین رکھتا ہوں۔ خالی یقین نہیں۔ بلکہ ایسا یقین جس کے ساتھ دلائل ہیں اور جس کی ہر ایک کڑی میرے ذہن میں ہے۔ اور اس یقین کی بناء پر میں کہتا ہوں کہ گو جوشیلے لوگوں کو وہ سکیم پسند نہ آئے، لیکن ہماری جماعت کے دوست اس سکیم پر سچے طور پر عمل کریں تو یقیناً یقیناً فتح ان کی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جنوری ۱۹۳۵ء مطبوعہ الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء صفحہ ۴ کالم ۳)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۴/۳/۸۴ کو خاک رکھ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ازراہ شفقت "محمد احسان احمد" رکھا ہے

احباب جماعت سے بچے کے نیک بخت خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کی درخواست دعا ہے۔ (محمد اکرم مربی سلسلہ ۱۲۹ وہاڑی)

-• میرے بڑے لڑکے عزیزم فضل احمد کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

حضور ایدہ اللہ نے نومولود کا "افتخار احمد" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار میجر عبدالرحمٰن صاحب ریٹائرڈ کا نواسہ ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچے کی عمر دراز فرمائے۔ نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(طاہر نثار احمد بشارتی)

-• میرے ماموں جان ملک بشیر الحق صاحب پچھلے ایک مہینہ سے سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز میرے چھوٹے بھائی تنویر احمد کراچی ایک حادثے میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اب طبیعت ٹھیک ہے۔ دونوں کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک نسیم احمد ناظم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

-• میرا بھتیجا قاضی مبارک احمد خونی پیچش کے سبب سخت بیمار ہے۔ علاج کے لئے اب فیصل آباد لے جا رہے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

قاضی منیر احمد منیجر ضیاء الاسلام پریس ربوہ

طلباء و طالبات اپنے نتائج کی اطلاع حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور نظارت تعلیم کو بھجوائیں

-: نظارت تعلیم :-

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
۱۱ شہادت ۱۳۶۳ ہش

خوفِ الٰہی اور اُس کی انقلاب انگیز تاثیر

اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق خدائی جماعتوں کے افراد کو جن نامساعد حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا اور جن مہیب ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے ان میں یہ صورت حال بھی شامل ہوتی ہے کہ مخالفینِ حق باہم جمع ہوکر اور جگہ جگہ اکٹھ کرکے انہیں انتہائی خطرناک انجام سے ڈراتے اور خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ انہیں ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ حق کی پیروی چھوڑ کر ان کے دین میں آجائیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ ان کی امان میں آجائیں گے اور اگر ایسا نہیں کریں گے تو ان کی عزت آبرو سب جاتی رہے گی حتیٰ کہ ان کی جانیں اور ان کے اموال خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ اس امر کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہے گی کہ وہ زندہ رہیں یا ان کے اموال سے انہیں محروم نہ کیا جائے۔

ان دھمکیوں اور خوف و ہراس پھیلانے کی ان کوششوں کا خدائی جماعت کے افراد کوئی اثر قبول نہیں کرتے اس لئے کہ ان کا تمام تر بھروسہ اپنے خدا پر ہوتا ہے۔ وہ ان دھمکیوں کی طرف دھیان دیئے بغیر اشاعت و غلبہ حق کے اُس کام میں منہمک رہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جتنا زیادہ انہیں ڈرایا دھمکایا اور خوف دلایا جاتا ہے اور جتنی زیادہ انہیں دھمکیاں دی جاتی ہیں اتنا ہی زیادہ وہ خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر اس کی جناب میں جھکتے اور اس سے امداد کے طالب ہوتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ وہ اشاعت و غلبۂ حق کے کام میں اور زیادہ آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان حالات کو مشاہدہ کرکے ان کا ایمان اور زیادہ پختہ ہوجاتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کا قادر و عزیز خدا ان کے ساتھ ہے اور جب ان کا خدا ان کے ساتھ ہے تو انہیں بجز اس کے کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو بھی بعینہٖ ایسی ہی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا۔ کفارِ مکہ نے اردگرد کے قبائل کو جمع کرکے اپنی طرف سے دہشت اور خوف و ہراس پھیلانے اور ڈرانے دھمکانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کی ان دھمکیوں کا ذرہ بھر بھی اثر قبول نہ کیا۔ وہ کمال صبر و استقامت کا عدیم النظیر مظاہرہ کرتے ہوئے اشاعت توحید کی مہم میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی خطرناک صورتِ حال میں ان کے اس انتہائی قابلِ ستائش نمونہ کا ذکر قرآن مجید میں کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝ (آل عمران آیت ۱۷۴)

ترجمہ:۔ یہ (مومن) وہ لوگ ہیں جنہیں (حق کے) دشمنوں نے کہا تھا کہ لوگوں نے تمہارے خلاف (لشکر) جمع کیا ہے اس لئے تم ان سے ڈرو۔ تو اس (بات) نے ان کے ایمان کو اور بھی بڑھا دیا اور انہوں نے (جواب میں کہا تو یہ) کہا کہ ہمارے لئے اللہ (کی ذات) کافی ہے۔ اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

وہ لوگوں سے کیوں ڈرتے اور کیوں نہ یہ جواب دیتے جبکہ خدا تعالیٰ انہیں ان سے ڈرنے کی بار بار تلقین کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ:۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ ۚ (البقرہ آیت ۱۵۱)

ترجمہ:۔ پس تم ان (ظالموں) سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

اس آیت میں قابلِ غور بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں دشمنانِ حق سے نہ ڈرنے کی تلقین کی لیکن بالکل بے خوف ہونے سے منع کیا اور فرمایا کہ مومنوں کا فرض یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف خدا سے ڈریں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ خوفِ الٰہی مومنوں کو ہر ماسوی اللہ کے خوف سے آزاد کر دیتا ہے اور انہیں ایسی قوت سے مالا مال کرنے کا موجب بنتا ہے کہ جس کا مخالفینِ حق اپنی ظاہری قوت اور طاقت کے باوجود مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ خوفِ الٰہی کا ایک لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مومن اس کے زیر اثر خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے اور متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ اس سے اس کی نصرت کے طالب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی تضرعات کو سنکر مخالفینِ حق کا خود مقابلہ کرتا ہے اور خوفِ الٰہی سے متصف حق پرستوں کو اپنی قدرتِ کاملہ سے غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دنیا کی لعنتوں سے نہ ڈرنے کی نصیحت فرمائی ہے اور اس امر پر خاص زور دیا ہے کہ ہم خدا کی لعنت سے ڈریں۔ اور اسے راضی کرنے کی فکر میں لگے رہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہوجاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے ..... زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو۔

اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم گالیاں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور بیوندمت توڑو ..... دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اس کو چنتا ہے، وہ اُس کے پاس آجاتا ہے، جو اس کے پاس جاتا ہے، جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے۔" (کشتی نوح)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

اجتہاد اور آئمہ اربعہ کے نظریات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء

مکرم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط آخر

امام ابوحنیفہؒ

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے حنفی علماء اجتہاد کے اس ذریعہ کو تسلیم کرتے ہیں اور اس سے انہوں نے بہت زیادہ کام لیا ہے۔ ان کا مسلک یہ ہے کہ غیر مشہور راویوں سے مروی حدیث جس کا چرچا صحابہؓ یا تابعین کے زمانہ میں نہ تھا اس سے بہتر ہے کہ خود مجتہد غور و فکر کر کے کوئی ایسی رائے قائم کرے جو گرد و پیش کے حالات کے مطابق ہو اور معاشرے کی ضرورت اس سے پوری ہوتی ہو۔ اور روحِ شریعت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہو۔

روایت شدہ ایسی احادیث کے مقابلے میں اس قسم کی رائے رکھنے کے یہ معنے نہیں کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فرمان کے مقابلہ میں کسی مجتہد کی رائے کو زیادہ اہمیت حاصل ہے بلکہ مقصد یہ ہے کہ ایک طرف ایک راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے نامعلوم وہ درست کہتا ہے یا غلط۔ اُسے حضورؐ کے پورے الفاظ یاد ہیں یا وہ اپنی سمجھ کے مطابق روایت کر رہا ہے۔ کچھ بھول گیا ہے یا اسے سب کچھ یاد ہے۔ پس اس قسم کے راویوں کے ایک لمبے سلسلہ کے ذریعہ اس طرح پہنچنے والی احادیث اتنی قوی نہیں کہ ایک مجتہد کی قرآن و سنت پر مبنی غور و فکر کے بعد قائم کی ہوئی رائے اور قیاس کا مقابلہ کر سکے۔ کیونکہ کسی کے یہ کہہ دینے سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے ضروری نہیں کہ واقعۃً بھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یقینی فرمان ہو۔ تو قسم کے شبہات اس راہ میں حائل ہیں۔ خصوصاً جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا کہ آپ کے سب ارشادات کو محفوظ اور قلمبند کیا جائے۔ اور پھر خلفائے راشدین نے بھی آپ کے سب ارشادات کو قلمبند کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ اگر شریعت کا یہ اتنا ہی ضروری اور قطعی حصہ تھا تو لازم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود یا آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور صحابہ ضرور ایسی روایات کو محفوظ کرنے کا اہتمام کرتے اور قرآنِ کریم کی طرح اس کی حفاظت کا سامان کرتے۔

پس رائے اور قیاس کا درجہ ایسی کمزور احادیث کے مقابلہ میں زیادہ مقدم ہے۔

حضرت امام مالکؒ

حضرت امام مالکؒ کی رائے اس سے کچھ مختلف ہے۔ وہ اہلِ مدینہ کے تعامل اور وہاں کے رہنے والوں کی بیان کردہ احادیث کو رائے اور قیاس پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں قیاس وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں مانتے۔

امام شافعیؒ

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین اس قسم کی مروی احادیث کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں بلکہ ایسی خبر واحد کے ذریعہ قرآنِ کریم کی کسی آیت کے ظاہر معنے کی تاویل کرنے اور ظاہر قرآن پر ایسی احادیث کو ترجیح دینے کے قائل ہیں۔ ان کا قول ہے کہ

السُّنۃ قاضیۃ علی کتاب اللہ

یعنی قرآن مجید کی کسی آیت کے معنے کی تعیین احادیث کی بناء پر کی جائے گی۔ اور ان کی وجہ سے ظاہر قرآن کو چھوڑ دیا جائے گا۔ خواہ یہ احادیث معمولی درجہ کے راویوں سے کیوں نہ مروی ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ ضعیف سے ضعیف حدیث کو بھی رائے اور قیاس پر مقدم سمجھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ جب کوئی راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے تو اس کے بارے میں دو ہی رائیں ہو سکتی ہیں یا واقعہ میں حضورؐ نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں فرمایا۔ اگر واقعی حضورؐ نے ایسا فرمایا ہے تو اس کی پیروی ضروری ہے اور اس کو چھوڑنا گمراہی ہے پس اس احتمال کو ترجیح حاصل ہو گی۔ اور اگر حضور نے کچھ ارشاد نہیں فرمایا اور راوی نے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ بات منسوب کر دی ہے جس کا ہمیں پتہ نہیں تو پھر بھی نیت کے لحاظ سے ہم ثواب کے مستحق ہوں گے کیونکہ ہم تو اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سمجھ کر مان رہے ہیں اور اس کا اجر ہمیں اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ لیکن اس کے بالمقابل جو بات رائے اور قیاس پر مبنی ہے اُس کی حیثیت ایسی نہیں کیونکہ اگر وہ درست بھی ہو تو بھی شرعاً ہم اس کے پابند نہیں۔ کیونکہ ہر شخص خود اجتہاد کا حق رکھتا ہے اور اپنی الگ رائے قائم کر سکتا ہے۔ پھر کیوں ہم ایک مجتہد کی رائے کو اور اس کے قیاس کو تسلیم کرنے کے پابند ہوں۔

قرآن و سنت، حدیث، اجماع اور قیاس کے بارے میں آئمہ کے اس موقف کے بعد بعض اور ذرائع کی بنیاد پر بھی آئمہ نے اجتہاد کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ مثلاً حنفی، استحسان، تعامل اور عرف کو بھی ماخذ اجتہاد مانتے ہیں۔ اسی طرح حضرت امام مالکؒ استصلاح اور مصالح مرسلہ کی بنیاد پر بھی مختلف مسائل مستنبط کرتے ہیں حضرت امام شافعیؒ استدلال، ایماء اور لغت عرب کی مدد سے بھی اجتہادی مسائل کے موقف کے قائل ہیں۔ اور تاویلاتِ قریبہ کو درست سمجھتے ہیں۔

آئمہ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد

ان آئمہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ چار امام، امام اعظم، ابوحنیفہ رح امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ اسلام کے واسطے بمنزلہ چار دیواری کے تھے اگر یہ لوگ پیدا نہ ہوتے تو اسلام ایسا مشتبہ مذہب ہو جاتا کہ بدعتی اور غیر بدعتی میں تمیز نہیں ہو سکتی تھی۔"

(بدر ۳ نومبر ۱۹۰۵ء)

حسنِ نیت کی ضرورت

درحقیقت اجتہاد کے لیے حسنِ نیت ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دیکھنا یہ چاہیئے کہ میرا فلاں فعل اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے موافق ہے یا خلاف ہے اور جو کچھ میں کر رہا ہوں یہ کوئی بدعت تو نہیں اور اس سے شرک تو لازم نہیں آتا۔ اگر ان امور میں سے کوئی بات نہ ہو اور فسادِ ایمان پیدا نہ ہو تو پھر اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انما الاعمال بالنیات کا لحاظ رکھے۔ میں نے بعض مولویوں کی نسبت ایسا ہی سُنا ہے کہ صرف و نحو وغیرہ علوم کے پڑھنے سے بھی منع کرتے ہیں۔ اور اس کو بدعت قرار دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہ علوم نہ تھے پیچھے سے نکلے ہیں۔ اور ایسا ہی بعض نے توپ یا بندوق کے ساتھ لڑنا بھی گناہ قرار دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے احمق ہونے میں شک کرنا بھی غلطی ہے۔ قرآن شریف تو فرماتا ہے کہ جیسی تیاری وہ کریں تم بھی ویسی ہی تیاری کرو۔ یہ مسائل دراصل اجتہادی مسائل ہیں اور ان میں نیت کا بہت بڑا دخل ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۵۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ

چنانچہ یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ آئمہ اربعہ اور ان کے شاگردوں نے جن کے لیے خدا تعالیٰ نے قبولیت رکھدی ہے اپنے اپنے وقت کے مسائل کو پوری اہمیت اور فقہ و قانون کی جو ضرورتیں ابھریں انہیں بہر حال محنت اور نیک نیتی کے ساتھ پورا کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

انہی امور کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسے ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ کیونکہ اس فقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں۔ لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں۔ ہاں جہاں قرآن وسنت سے کسی حدیث کو معارض پاویں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں۔

(ردحافی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۳۱۲)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

ہمارے نزدیک سب سے اوّل قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جائے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔ مگر ہم کثرت کو قرآن مجید اور احادیث کے مقابلے میں ہیچ سمجھتے ہیں ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں۔ ایسی حالت میں احمدی علماء کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۷۰)

دورِ حاضر میں اجتہاد کی کمی

دورِ حاضر میں اگرچہ ایک عرصے سے اجتہاد کی ضرورت کا احساس عام ہے لیکن عملاً اس کا ابھی تک کوئی مؤثر اہتمام نہیں کیا جا سکا اور نہ ہی امتِ مسلمہ کے اہم مسائل اور اسکی مشکلات کا عملی اجتہاد کے ذریعہ کوئی قابلِ قبول حل پیش کیا گیا ہے۔

مسلم ممالک کا سیاسی بحران، ان کے سیاسی اور اقتصادی مسائل، صنعت وتجارت کے جدید تقاضے، فنی اور سائنسی تعلیم کا فروغ غرض جن مسائل سے امتِ مسلمہ آج دوچار ہے ان میں سے ایک مسئلہ کا بھی ایسا کامیاب حل عملی اجتہاد کے ذریعہ پیش نہیں کیا جا سکا جو ترقی اور استحکام کا ضامن ہو اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے لیے نمونہ بنے۔ کوئی بھی اسلامی ملک باوجود وسیع مالی وسائل کے طرزِ حکومت، تہذیبی استحکام، صنعتی فروغ، علمی وسعت اور اتحاد و اتفاق کے لحاظ سے اپنے آپ کو ترقی یافتہ ممالک کے مقابل پر کھڑا نہیں کر سکا۔ جاپان اور مغربی جرمنی کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جنگ کی تباہ کاریوں کے باوجود تھوڑے سے عرصہ میں کئی لحاظ سے ان ممالک نے محیر العقول ترقی کی۔ لیکن کوئی مسلم ملک اجتماعی اصولِ اجتہاد کو بروئے کار لا کر اس قسم کی استحکام بخش ترقی نہ کر سکا۔ اس جمود کی پہلی بنیادی وجہ غالباً یہ ہے کہ نہ تو کسی مسلم ملک میں کوئی ایسی ہمہ گیر مجلسِ اجتہاد ابھی تک تشکیل دی جا سکی ہے۔ جس کی آراء کو اس طرح کا دینی تقدس حاصل ہو جس طرح کا تقدس صحابہؓ کے زمانہ میں خلفائے راشدین کی مجلسِ شوریٰ کے فیصلوں کو حاصل تھا یہاں تک کہ ان کے یہ فیصلے بعد کے ادوار کے لیے شرعی نظیر بن گئے۔

اس قومی ضرورت کے پورا نہ ہو سکنے کی دوسری بنیادی وجہ یہ ہے کہ عام مسلمانوں کے پاس دینی دائرہ میں ابھی تک ایسی کوئی قوتِ نافذہ یعنی خلافت علی منہاج النبوۃ نہیں جو طے شدہ شرعی مسائل کا عملی تجربہ کرے۔ اور کسی فیصلہ اور قانون کی صحت اور اس کی افادیت کا جائزہ لیا جا سکے۔ کیونکہ عمل کے بغیر محض "نظریہ" خواہ وہ کتنا ہی حسین اور جاذبِ توجہ کیوں نہ ہو ایک مدت کے بعد اپنی کشش کھو بیٹھتا ہے۔

اجتہاد میں ناکامی کی تیسری بنیادی وجہ یہ ہے کہ مسلمان علماء کی اکثریت ابھی تک قرآن کریم اور سنتِ رسولؐ کو سمجھنے کا ایسا طریقہ معلوم نہیں کر سکی جس سے موجودہ دور کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ اکثر علماء سمجھتے ہیں کہ فقہ کے رہنمائی مسائل جن کو قرونِ وسطیٰ کے فقہاء نے وضع کیا تھا۔ آج بھی بعینہٖ قابلِ عمل اور زمانے کے تقاضا کو پورا کر سکتے ہیں۔

اور خصوصیت کے ساتھ آج کے اس پُر فتن دور میں بڑی اور اصل وجہ اجتہاد میں ناکامی کی یہ ہے کہ ضرورتِ اجتہاد کو تسلیم کر لینے کے باوجود کچھ لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ضرورت محض خشک عقلوں سے پوری ہو جائے گی حالانکہ ؎

عقل خود اندھی ہے گر نیرِ الہام نہ ہو

مولانا روم رح تو یہاں تک فرما گئے۔

گر بعلم خشک کاردیں بودے
فخرِ رازی رازدارِ دیں بودے

درحقیقت کتاب وسنت سے صحیح استفادہ استنباط کی خاطر اور جمیع اقوام عالم کی ہدایت وراہنمائی کے لیے آج ایک مہدی کی ضرورت ہے۔ جو اپنے آقا ومولا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت یافتہ ہو۔ اور براہِ راست اس کی روحانیت سے فیض یاب ہو کر علوم لدنیہ اور انوارِ الٰہیہ کو دم بدم جذب کر رہا ہو۔ اور قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا اجتہاد محض بشری اور علمی سطح پر ہی نہ ہو بلکہ امرِ الٰہی اور الہام خداوندی اس کا سرچشمہ ہو۔ وہ سب کا مطاع اور امام بھی ہو اور یقین کیا جا سکے کہ

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود

جماعت احمدیہ کی خوش نصیبی

حضرات! جماعتِ احمدیہ اس لحاظ سے یقیناً خوش نصیبی کے انتہائی مقام پر ہے کہ وہ آج ایک ایسے ہی مامور من اللہ کی جماعت ہے۔ اس نے سرورِ کائنات کے فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی کی شناخت کی توفیق پائی۔ اور خلافت علی منہاج النبوۃ کا مقدس وموعود نظام اس میں جاری وساری ہے۔

یہ ایک ملی ضروریات پر وسیع اور گہری نظر رکھنے والے واجب الاطاعت خدائی امام کی قیادت پر ایمان رکھتی ہے اور اس کے طے کردہ احکام کو دینی اور شرعی حیثیت سے واجب التعمیل مانتی ہے۔ جس کے زیرِ ہدایت، محض مفروضوں پر مبنی نہیں، بلکہ عملاً درپیش آنے والے اجتہادی مسائل کی تکمیل کے لیے اگر ایک طرف شوریٰ کا نظام قائم ہے تو دوسری طرف مجلسِ افتاء کا ادارہ ہمارے لیے موجود ہے۔ جس کی تاسیس سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اس عظیم الشان اعلان کے ساتھ ہوئی کہ:۔

"فقہی مسائل پر یکجا غور کرنے اور فیصلہ کرنے کے لیے جماعت احمدیہ کی ایک کمیٹی مقرر کی جاتی ہے۔ اہم مسائل پر فتویٰ اس کمیٹی کے غور کے بعد شائع کیا جائے گا۔ ایسے فتاویٰ خلیفہ وقت کی تصدیق کے بعد شائع ہوں گے اور صرف انہی امور کے متعلق فتوے شائع ہوں گے جن کو اہم سمجھا گیا ہو۔ ایسے فتاویٰ جب تک ان کے اندر کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہو یا تنسیخ نہ کی گئی ہو۔ جماعتِ احمدیہ کی قضاء کو پابند کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ ان کے خلاف فیصلہ نہیں دے سکے گی۔ ہاں وہ ان کی تشریح کرنے میں آزاد ہو گی۔ لیکن اگر وہ تشریح غلط ہو تو یہی مجلسِ فتویٰ دہندہ اس تشریح کو غلط قرار دے سکے گی۔

(الفضل ۱۱ جنوری ۵۲ء)

اور صدر انجمن احمدیہ نے اپنے قواعد میں (حسب قاعدہ ۸۷) یہ بات شامل کی کہ

"جو امور کہ نصِ قرآن وحدیث سے یا سنت سے ثابت ہوں یا جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ موجود ہو ان کے متعلق مفتیوں کا صرف یہ کام ہو گا کہ استفتاء پر اس فیصلہ کے مطابق فتویٰ دیں اور ہر مفتی اس کا مجاز ہو گا۔ مگر جس امر میں اجتہاد کی ضرورت ہو اور اس کے متعلق وحدت رکھنی بھی لازمی ہو ایسے امر کے متعلق مجلسِ افتاء مجموعی طور پر فیصلہ کرے گی"

نیز یہ کہ

"مقرر شدہ مفتیوں کے سوائے کسی دوسرے شخص کو اجازت نہ ہو گی کہ وہ فتویٰ دے"

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتاب فقہ احمدیہ حنفیہ کی ترتیب کے وقت مورخہ ۱۰/۲/۸۳ کو جو ضروری ہدایت فرمائی وہ یہ ہے کہ:۔

"شریعت کے جو مسائل نصِ قرآنی یا سنت نبویؐ پر مبنی ہیں۔ اور انہیں تواترِ عملی کی حیثیت حاصل ہے وہ دائمی ہیں۔ باقی مسائل آئمہ دین اور فقہائے اسلام کے اجتہاد پر مبنی ہیں ایسے اجتہادی مسائل میں مقررہ ضابطہ کے تحت سلسلہ کے اہل الرائے علماء کے مشورہ اور خلیفہ وقت کی منظوری سے تبدیلی ہو سکتی ہے"

(فقہ احمدیہ حنفیہ صفحہ ۷)

اجتہاد کا مستقبل

احباب اکرام! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض ہی احیائے دین اور قیامِ شریعت ہے۔ احیائے دین اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکا اور اب قیامِ شریعت کی ہر عملی کوشش میں جماعت احمدیہ اپنے حالات کے مطابق کوشاں ہے۔ آج جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے ہر نوع کے غلبہ وتمکنت اور اس کی حقانیت کی اشاعت وترویج کے لیے مصروف جہاد ہے۔

دنیا کے ہر ملک میں اس کا پھیلاؤ ہو رہا ہے قومیں اس سے برکت پا رہی ہیں اور سعید روحیں چشمۂ توحید پر دل وجان سے نثار ہو رہی ہیں۔ وہ صحیح اجتہاد جس کے ذریعہ دینِ محمدؐ کی روشنی میں نوع انسان کو ہدایت ملے گی اور جدید سائنسی اور ترقیاتی دور میں اٹھنے والے ہر مسئلہ کا حل پیش ہو گا۔ یہ بھی اسی جماعت کے لیے مقدر اور اسی کے ساتھ وابستہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پہلو سے بھی جماعت احمدیہ کی مستقل اور عظیم الشان کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لازمی اور یقینی ہے۔

؎ قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس تحدی اور یقین کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کر دے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۱)

(انشاء اللہ العزیز وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین)

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرون پاکستان

چوہدری سے کرم ملک منصور احمد صاحب عمر نے اطلاع دی ہے کہ حسب ذیل مخلصین نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی صف دوم میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے جان مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

۱۔ مکرم نجیب اللہ صاحب	۳۱۰	مارک
۲۔ " رؤف احمد "	۳۰۰	"
۳۔ " کلیم اللہ "	۳۰۰	"
۴۔ مکرمہ رضیہ وسیم ساجد صاحبہ	۳۰۰	"
۵۔ مکرم عبد السمیع صاحب	۲۴۰	"
۶۔ " محبوب احمد نسیم "	۲۴۰	"
۷۔ " عبد الملک "	۲۰۵	"
۸۔ " چوہدری مقصود احمد "	۲۰۱	"
۹۔ " ناصر احمد ملک "	۲۰۲	"
۱۰۔ " محمد آصف بٹ صاحب	۲۱۰	"
۱۱۔ " محمود احمد صاحب	۲۰۲	"
۱۲۔ " حی رفیع الدین احمد صاحب	۳۰۰	"
۱۳۔ مکرم منیر احمد صاحب	۲۰۰	مارک
۱۴۔ " نصیر احمد "	۲۰۰	"
۱۵۔ " تجمل قطب بٹ "	۲۰۰	"
۱۶۔ " سعید احمد "	۲۰۰	"
۱۷۔ " میر عبد السلام "	۲۰۰	"
۱۸۔ " مظفر احمد ثاقب "	۲۰۰	"
۱۹۔ " بدر منیر چوہدری "	۲۰۰	"
۲۰۔ " فاروق احمد مظہر "	۲۰۰	"
۲۱۔ " مبشر احمد کاہلوں "	۲۰۰	"
۲۲۔ " اطہر محمود قریشی "	۲۰۰	"
۲۳۔ " صبیح احمد شاہ صاحب	۲۰۰	"

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

انصار اللہ کا تعلیمی پروگرام

برائے سال ۱۹۸۴ء/۱۳۶۳

حضرت مسیح موعودؑ کے ہر مبارک ارشاد کی روشنی میں کہ جو شخص ہماری کتب کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔ تمام انصار کے باقاعدہ مطالعہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب حضرت مسیح موعودؑ مقرر کی گئی ہیں۔ زعماء و زعماء اعلیٰ تمام انصار کو اس باقاعدہ مطالعہ کے پروگرام سے آگاہ فرمائیں اور وقتاً فوقتاً جائزہ لے کر مرکز کو آگاہ کرتے رہیں کہ کتنے انصار ان کتب کا پابندی سے مطالعہ کر رہے ہیں۔

اپریل و مئی۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ جون۔ فتح اسلام۔ جولائی۔ توضیح مرام اگست۔ آسمانی نشان۔ ستمبر۔ لیکچر سیالکوٹ۔ اکتوبر۔ سبز اشتہار۔ نومبر و دسمبر۔ کشتی نوح

یاد رکھیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب در اصل "قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی کھلی کھلی تفسیر ہی ہیں" تمام انصار ان کے باقاعدہ مطالعہ کو اپنی روزمرہ زندگی کا ایک لازمی حصہ بنائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

والدہ محترمہ سعادت بیگم صاحبہؒ کی یاد میں

میری والدہ محترمہ حضرت سعادت بیگم صاحبہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو قادیان میں حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب یکے از اصحاب احمد کے گھر میں پیدا ہوئیں۔ بچپن اور جوانی کا ابتدائی زمانہ آپ نے قادیان کی پاک سرزمین پر گزارا اور تعلیم بھی قادیان میں ہی حاصل کی۔ آپ کا رشتہ حضرت اماں جان نے تجویز فرمایا اور اس طرح مئی ۱۹۳۹ء کو مسجد مبارک قادیان میں حضرت مصلح موعود نے آپ کا نکاح والد محترم عبد الحمید ملک صاحب سے پڑھا اور آپ حضرت مولوی مہر دین صاحبؓ آف لالہ موسیٰ یکے از اصحاب احمد ۳۱۳ کی بہو بنیں۔ آپ کو دلہن حضرت مہر آپا صاحبہ مدظلہا نے بنایا جو آپ کی کلاس فیلو تھیں۔ آپ شروع ہی سے دینی کاموں کیلئے ایک طبعی جوش و جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے ایک لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ وہاں سیکرٹری تربیت، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور سیکرٹری مصباح کے طور پر خدمات سرانجام دیتی رہیں۔ سیکرٹری مصباح کے طور پر آپ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے لئے متعدد تعریفی سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا موجب بنیں۔ آپ کے اندر خدمت خلق اور غرباء و مساکین سے ہمدردی کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ۔ باکردار، باپردہ اور انتہائی نفیس مزاج کی حامل خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والی بلند پایہ خاتون تھیں۔

آپ ۴ اپریل ۱۹۸۳ء کو راولپنڈی سے نقل مکانی کر کے لاہور تشریف لائیں اپنی زندگی کا آخری رمضان المبارک بہت اہتمام اور دعاؤں سے گزارا۔ عید الاضحیٰ کے لئے ۱۷ ستمبر ۱۹۸۳ء کو اپنے بڑے بیٹے کرنل عبد المجید ملک کے پاس نوشہرہ تشریف لے گئیں۔ واپسی پر ناسازیٔ طبع بہانہ بنی اور پتہ کے اپریشن کے لئے ۱۵ اکتوبر کو ہسپتال میں داخل ہوئیں۔ اس بیماری کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتہائی پُرسوز دعاؤں میں حضرت والدہ صاحبہ کو یاد رکھا اور خاکسار کی درخواست پر انتہائی شفقت کا سلوک کرتے ہوئے والدہ صاحبہ مرحومہ کے لئے اپنا ذاتی رومال برکت کے لئے عنایت فرمایا۔ بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور حضرت والدہ مرحومہ رح مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز سوموار ۱۰½ بجے صبح اس جہان فانی سے رحلت فرما گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحومہ نے اپنی وفات سے ایک روز قبل اپنی بڑی بیٹی کو اپنی وفات سے متعلق مطلع کر دیا تھا۔ آپ کی وفات پر آپ کے اردگرد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خوشبو کی لہریں اٹھتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ یکم نومبر ۱۹۸۳ء کو نماز فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد محترم مولانا دوست صاحب شاہد نے دعا کروائی۔

تدفین کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کے تمام لواحقین کو ازراہِ شفقت ملاقات کا شرف بخشا اور دلجوئی کے بعد مرحومہ کی مغفرت کے لئے انتہائی پُرسوز دعا کروائی۔ بعد ملاقات حضرت صوفی غلام محمد صاحب ظفر بیت المال اور چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید تعزیت کے لئے تشریف لائے۔

مرحومہ ایک نہایت اعلیٰ کردار کی حامل خاتون تھیں۔ تمام احباب جماعت سے والدہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضرت والدہ صاحبہ مرحومہ کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرب اتم عنایت فرمائے آمین

(عبد الحفیظ ملک رحمانپورہ لاہور)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موسم گرما کی تعطیلات اور وقف عارضی

اساتذہ کرام اور طلباء کیلئے خدمت دین کا سنہری موقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

" کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار اور سکولوں کے اساتذہ ، کالجوں کے سمجھدار طلبہ بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں سکولوں کے بعض طلبہ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کر سکیں۔ ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں۔"

اپنے نہایت ہی محبوب آقا کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے پروفیسر صاحبان لیکچرار حضرات ، اساتذہ کرام اور طلبہ سے گذارش ہے کہ وہ ان رخصتوں کے ایام میں ضرور وقف عارضی کر کے داعی الی اللہ بنیں۔ آج ہی اپنا فارم وقف عارضی پُر کر کے بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

فارم وقف عارضی مقامی مربی صاحب ، صدر صاحب یا دفتر ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

تحریک جدید کا ۵۰ واں بابرکت سال

مخلصین جماعت کی طرف سے غیر معمولی قربانیوں کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا :۔

" یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کی نشاندہی کر رہی ہیں اور جماعت کو میں اس لئے بتاتا ہوں کہ وہ ایک نئے ولولے اور نئے جوش کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوں اور اپنی قربانیوں کے معیار کو اور بھی بڑھائیں گویا

" فرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز "

(الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء)

حضور انور کے اس ولولہ انگیز ارشاد سے ظاہر ہے کہ تحریک جدید کے پچاس سالہ دور میں دنیا کے طول و عرض میں ہم نے جو خدا تعالیٰ کے نشانات بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھے ہیں اور ہمارے دل اس کی حمد و ثنا سے لبریز ہیں۔ اس صورت حال کا تقاضا ہے کہ سال نو میں ہم اپنے مقدس امام ایدہ اللہ کی خدمت میں اشاعت حق کے لئے غیر معمولی قربانیاں پیش کریں۔ مناسب ہوگا کہ پاکستانی جماعتوں کی طرف سے تحریک جدید کے ۵۰ ویں سال میں کم از کم ۵۰ لاکھ روپیہ پیش حضور انور کیا جائے۔ جملہ پاکستانی جماعتوں سے پُرزور درخواست ہے کہ وہ پچاس لاکھ روپیہ کے ٹارگٹ کو پیش نظر رکھ کر اپنے وعدہ جات ۶۶ فیصد اضافہ کے ساتھ پیش کرنے کے لئے

اوّل :۔ تا دہندگان کو دہندہ بنائیں اور تعداد چندہ دہندگان کو بڑھائیں۔

دوم :۔ متمول دوستوں کو معیاری قربانی پیش کرنے کی تحریک کریں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر دوحۂ ملت شود پیدا

(بحوالہ اعلان اول تحریک جدید)

درخواست دعا

محترمہ ڈاکٹر زیتون قاضی صاحبہ کے والد محترم اور مکرم ڈاکٹر شمیم احمد قاضی صاحب اسلام آباد کے خسر شدید بیمار ہیں۔ اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔

تمام احباب کرام سے گذارش ہے کہ موصوف کی معجزانہ صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ (شیخ عبدالوہاب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد)

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اعلان

موسم بہار کی تعطیلات کے بعد میٹرک کی وہ طالبات جو امتحان دے چکی ہیں۔ ان کے لئے نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ میں برائے ووکیشنل ڈپلومہ کورس کا داخلہ جاری ہے۔ ایسی طالبات جو سلائی کڑھائی نٹنگ ، پینٹنگ کا شوق رکھتی ہیں وہ جلد از جلد داخلے کے لئے تشریف لے آئیں۔ (ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

ماہنامہ مصباح کے متعلق اظہار خوشنودی اور ہمارا فرض

جیسا کہ بہنوں کو علم ہے اس دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماہنامہ مصباح کی ترقی پر اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور اسی طرح حضرت سیدہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے سالانہ اجتماع کے موقع پر مصباح کے متعلق اپنے سالانہ جائزہ میں تسلی اور اطمینان کا اظہار فرمایا۔ الحمدللہ

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم مصباح کی اس ترقی کو نہ صرف قائم رکھیں بلکہ اس میں اضافہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں کیونکہ مومن کسی منزل پر ٹھہرا نہیں کرتا۔ اور اس کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا رہنا چاہیئے۔ لہٰذا جملہ لجنات سے درخواست ہے :۔

۱۔ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے خاصی کوشش کریں۔ جو بہنیں اس کی خریدار نہیں ہیں انہیں خریدار بنائیں۔ کوئی احمدی گھرانا ایسا نہ رہے جو خریدار نہ ہو۔

۲۔ لجنات کی سالانہ کارگذاری کا جائزہ لیتے وقت اس امر کو خاص اہمیت دی جائے گی کہ لجنات نے مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے کیا عملی کوشش کی اور اس کے کیا نتائج مرتب ہوئے۔

۳۔ اہل قلم اور ذی علم بہنوں کو تحریک کی جائے کہ وہ مصباح کے لئے بلند پایہ علمی اور تربیتی مضامین لکھیں۔ مگر یہ مضامین وقت اور حالات کے مطابق ہونے چاہئیں اور جس ماہ شائع کرانے مقصود ہوں اس سے مہینہ ڈیڑھ مہینہ پہلے پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ بروقت شائع ہو سکیں اور بہنیں اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔ امید ہے کہ لجنات اماء اللہ اس سلسلہ میں خاص کوشش کریں گی اور پھر اس کوشش کے نتائج سے ہمیں بھی آگاہ کریں گی۔ (مدیرہ مصباح ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم طارق محمود کا نکاح ہمراہ عزیزی مصباح اختر بنت چوہدری غلام حسین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا اعلان مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مسجد مبارک میں ۲ اپریل ۱۹۸۴ء کو کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی ازراہ شفقت نکاح کے وقت رونق افروز رہے اور دعا میں شرکت فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین (محمد شفیق الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ)

ولادت

● میری ہمشیرہ محترمہ اہلیہ قاضی مبشر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے ۱۶/۳/۸۴ کو بیٹی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم قاضی عبدالحمید صاحب آف نیلا گنبد لاہور کا نواسہ مکرم قاضی منیر احمد صاحب آف کوروالہ کا پوتا ہے۔ تمام احباب جماعت سے بچے کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار قاضی عبدالرشید قاضی پن شاپ نیلا گنبد لاہور)

● مورخہ ۲۶/۳/۸۴ کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بچی عائشہ سلطان کو ایک لڑکے اور ایک لڑکی کے بعد ایک اور لڑکی سے نوازا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کا آنا ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اور بچی کو نیک خادم دین بنائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (جمال الدین احمد ایجنٹ الفضل جھنگ صدر)

● اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم اعجاز الحق کو ۴/۳/۸۴ تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام نداء الحق تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ملک فضل حق صاحب مرحوم کراچی کا پوتا اور ملک حمید احمد صاحب گڑھی شاہو لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ اور والدہ کیلئے قرۃ العین بنائے آمین

ملک ارشاد الحق پاکستان کارٹرز نشتر روڈ کراچی ۱

تقریب شادی

مکرم و محترم منور احمد صاحب باجوہ ولد چوہدری فیض احمد صاحب آف چک نمبر ۹۶ گ ب سریح ضلع فیصل آباد کا نکاح مکرمہ عزیزہ عابدہ رفیق صاحبہ بنت مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب چک نمبر ۱۲۷ ر ب بہلولپور ضلع فیصل آباد کے ساتھ مورخہ ۲۳/۳/۸۴ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ۲۴/۳/۸۴ کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس شادی کے دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خوشی محمد شاکر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ چک نمبر ۱۲۷ ر ب بہلولپور ضلع فیصل آباد)

سالانہ امتحان ناصرات کے پرچے

ناصرات کا مرکزی سالانہ امتحان یکم مئی کو ہوگا انشاء اللہ۔ تمام سیکرٹریان ناصرات جلد از جلد تینوں معیاروں کے لئے جتنے پرچے درکار ہوں۔ دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں تاکہ بروقت پرچے بھیجے جا سکیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

تجنید فارم لجنہ

امسال تجنید کے نئے فارم چھپوائے گئے ہیں۔ تمام مجالس کی صدر صاحبات سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تمام خواتین کی مکمل فہرست نئے فارم کے مطابق جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔ شوریٰ کے موقعہ پر منعقد کی جانے والی ضلعی میٹنگ پر تشریف لانے والی ضلعی صدریں یہ فارم مرکز سے لے جا چکی ہیں۔ مجالس ان سے رابطہ قائم کر کے فارم حاصل کر کے جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

مرحوم بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ کرنے کی قابل قدر مثالیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ڈنمارک کے مخلصین نے نہ صرف یہ کہ اپنی طرف سے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کیا ہے۔ بلکہ اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کئے ہیں جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم محمد جمیل صاحب منجانب والد صاحب چوہدری پیر محمد صاحب مرحوم : ۱۰۰ کرونر
〃 والدہ صاحبہ طلعت بی بی صاحبہ مرحومہ : ۱۰۰ 〃
〃 خواشدامن صاحبہ زینب بیگم صاحبہ مرحومہ : ۱۰۰ 〃

۲۔ مکرم احمد بشارت صاحب 〃 والد صاحب حکیم نظام جان صاحب مرحوم : ۵۰ 〃
〃 والدہ صاحبہ سعیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ : ۵۰ 〃
〃 خسر صاحب مولوی محمد ابراہیم صاحب جمیل مرحوم : ۵۰ 〃

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان سب بزرگوں کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

مرکزی تربیتی کلاس کے طلباء کیلئے ضروری ہدایات

۱۳ تا ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس میں تشریف لانے والے طلباء مندرجہ ذیل ہدایات نوٹ فرمالیں۔

۱۔ جملہ طلباء ۱۲ اپریل کی شام تک ایوان محمود پہنچ جائیں۔

۲۔ ٹوپی بستر اور قائد صاحب مجلس یا قائد صاحب ضلع کی تصدیقی چٹھی ہمراہ لادیں

۳۔ جن طلباء کے پاس کشتی نوح۔ شمائل احمد، کتابچہ دینی معلومات اور "ایک غلطی کا ازالہ" ہو وہ ساتھ لے کر آویں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

انصار — زبانیں سیکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"آپ سے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ زبانیں سیکھئے۔ جتنے انصار ہیں آپ کی عمر ایسی نہیں کہ آپ سیکھ نہ سکیں۔ پس آپ کو خدا تعالیٰ نے جو بچپن کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وہ حاصل کر لیں اور سیکھنے میں بے تکلف ہو جائیں۔ کوئی شرم محسوس نہ کریں ٹوٹے پھوٹے جتنے فقرے سیکھے جاتے ہیں بے شک سیکھیں اور انہیں بولیں۔"

اللہ تعالیٰ انصار اللہ کو حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تازہ ارشاد کے مطابق عمل کرنے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انجمن تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے صدر کا سفید جھوٹ

اور

اُس کی پُرزور تردید

ربوہ: ۹ اپریل۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے ایک پریس ریلیز میں انجمن تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے صدر کی طرف سے جاری کردہ اس پمفلٹ کی پوری سختی سے تردید کی ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ پاکستانی احمدی اسرائیلی فوج میں شامل ہیں۔

پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ پمفلٹ میں ۱۹۷۵ء میں شائع ہونے والے ایک رسالے کے بیان کے حوالے سے یہ ناپاک الزام دوبارہ دہرایا گیا ہے کہ پاکستانی احمدی اسرائیلی فوج میں شامل ہیں۔ اس ضمن میں عوام کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۷۵ء میں جب ایک مولوی صاحب نے یہ الزام لگایا تھا تو اس وقت کی حکومت کے ذمہ دار، سمندر پار پاکستانیوں کے امور کے مرکزی وزیر نے حکومت کی طرف سے پوری ذمہ داری کے ساتھ اس جھوٹی خبر کی واضح تردید کی تھی اور بتایا تھا کہ کوئی پاکستانی خواہ وہ احمدی ہو یا کوئی اور سرے سے اسرائیل میں موجود ہی نہیں ہے، اور کسی پاکستانی کے اسرائیل کی فوج میں شامل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ انجمن تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے صدر کا یہ فرض تھا۔ کہ جس جھوٹ کی حکومت کی طرف سے واضح تردید ہو چکی ہے اس کو نہ پھیلاتے اور جھوٹ کا یہ گھناؤنا کاروبار جاری رکھنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور ظلم سے باز آتے۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہمیشہ عرب بھائیوں کے حق میں پوری شدت سے آواز بلند کی ہے اور عرب بھائیوں کے شانہ بشانہ قربانیاں دینے کے عزم کا اظہار کیا ہے عرب ممالک بھی جماعت احمدیہ کے اس کردار سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی طرح آگاہ ہیں اور وہاں کے اخبارات نے اسرائیل کے خلاف جماعت احمدیہ کے جذبات کو ہمیشہ سراہا ہے۔ پریس ریلیز کے مطابق حال ہی میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ نے عرب بھائیوں کی مشکلات دور ہونے کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد کو نہایت الحاح سے دعائیں کرنے کی تلقین کی ہے۔ اس کے علاوہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کے ناپاک ارادہ پر اسرائیل کی سخت مذمت کی ہے اور اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جماعت احمدیہ بیت المقدس میں واقع شعائر اسلام کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہے اور جب ایسا وقت آئے گا تو دنیا دیکھے گی کہ اسرائیل کے خلاف اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے میں جماعت احمدیہ سب سے آگے ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دعائے مغفرت

خاکسار کی خالہ محترمہ برکت بی بی صاحبہ اہلیہ میاں نور محمد صاحب مرحوم چک نمبر ۹۶ گ ب صریح تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد مورخہ ۲۹/۳/۸۴ کو بوقت پانچ بجے صبح بقضائے الٰہی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے ان کے فرزند برادرم عبدالحمید صاحب سلیمی اور برادرم عبدالمجید صاحب انور ان کا جنازہ ربوہ لائے۔ مورخہ ۳۰/۳/۸۴ کو نماز فجر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد اسماعیل صاحب آف چک نمبر ۹۴ گ ب نے دعا کروائی۔

مرحومہ نیک، تہجد گذار، ملنسار اور مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک خاتون تھیں۔ احباب جماعت سے ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبارک احمد خالد مینیجر خالد، تشحیذ الاذہان)

ضرورت چوکیدار

جامعہ احمدیہ میں چوکیدار کی ضرورت ہے۔ فوجی ریٹائرڈ کو ترجیح دی جائے گی حاضر باش ہوں اور ادھیڑ عمر کے ہوں۔ امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے جلد درخواستیں جامعہ میں بھجوا دیں۔ یا خود لے کر دفتر جامعہ میں آ جائیں۔ جلد ضرورت ہے۔

(ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ)

اطفال متوجہ ہوں

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ خدام الاحمدیہ کے تحت مرکزی تربیتی کلاس ۱۳ اپریل تا ۲۶ اپریل منعقد ہو رہی ہے۔ آپ سب اس کلاس میں کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کریں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بار بار یہاں آئیں کیونکہ وہ وقت عنقریب آنے والا ہے جبکہ آپ دنیا کے پڑھانے والے بنیں گے۔ پس جلدی تعلیم حاصل کرو تاکہ دوسروں کو پڑھا سکو۔"

(مہتمم اطفال)

ہمت و استقلال

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یاقوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء۔ صفحہ ۱۲)

روزگار کے متلاشی احباب توجہ فرمائیں

اسلام آباد میں ہمارے ایک دوست کو اپنے ریسٹورنٹ کے لئے باورچی مردگار باورچی، نانبائی، کباب بنانے والے اور ویٹرز کی ضرورت ہے۔ جو احباب اپنے تجربہ اور صلاحیت کی بناء پر ان آسامیوں کے لئے اپنے آپ کو اہل سمجھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر یا مربی صاحب کی تصدیق کے ساتھ دس بارہ دن کے اندر اندر نظارت ہذا کو بھجوائیں۔

ماہوار تنخواہ کا فیصلہ بالمشافہ ہو سکتا ہے۔ کھانا اور رہائش کا انتظام مفت ہوگا۔

(ناظر امور عامہ)

لیٹ داخلہ

الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈ زمیں لیٹ داخلہ ۲۲ اپریل تک جاری رہے گا۔

میٹرک کے امتحانات کے بعد اپنے بچوں کو بے کار رکھنے کی بجائے کوئی ٹیکنیکل کام سکھائیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

اکسیر اُپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ ۳/ روپے درجن ۲۷/ روپے گروس ۳۰۷/ روپے

بونس علاوہ۔

تفصیلات کے لئے کیور ہومیو ڈسٹری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607